# 131227 ـ خاوند اور بیوی کا آپس میں جھگڑا ہوا تو بیوی نے طلاق کا مطالبہ کر دیا اور خاوند نے طلاق دے کر نادم ہوا

## سوال

کل رات میرے اور بیوی کے مابین شدید جھگڑا ہوا اور سب و شتم تك ہوئی تو بیوی نے طلاق كا مطالبہ كيا تو ميں نے طلاق دے دی حالانكہ بالفعل ميں طلاق كا ارادہ نہيں ركھتا تھا، اور ميں نے طلاق كے الفاظ پر بہت زيادہ ندامت بھی كی اب مجھے علم نہيں ميں كيا كروں، اور اگر ہمارے درميان طلاق ہو گئی ہے تو كيا حكم ہے ؟

## پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اگر آدمی اپنی بيوی كو صريح طلاق كے الفاظ بولے مثلا انت طالق، يا مطلقہ يا طلقتك كہے تو ايك طلاق واقع ہو جائيگی چاہے وہ كہے كہ ميں نے طلاق كا ارادہ نہيں كيا تھا؛ كيونكہ طلاق كے صريح الفاظ ميں نيت شرط نہيں.

ليكن اگر طلاق شديد غصہ كی حالت ميں ہو وہ اس طرح كہ غصہ ہی طلاق كا سبب بنے يعنی اگر غصہ نہ ہوتا تو وہ طلاق نہ ديتا تو اكثر اہل علم كے ہاں طلاق واقع نہيں ہوگی.

شيخ ابن باز رحمہ اللہ سے درج ذيل سوال كيا گيا:

ايك شخص كی بيوی اس كے ساتھ برا سلوك كرتی ہے اور اسے گالياں ديتی ہے تو اس نے غصہ كی حالت ميں طلاق دے دی تو اس كا حكم كيا ہو گا ؟

شيخ رحمہ اللہ كا جواب تھا:

" اگر مذكورہ طلاق آپ سے شديد غصہ اور شعور نہ ہونے كی حالت ميں ہوئی ہے، اور آپ كو آپس ميں غلط كلام اور بيوی كی گاليوں كی بنا پر اپنے آپ پر كنٹرول نہيں تھا اور اپنے اعصاب كے مالك نہ تھے، اور آپ نے يہ طلاق شديد غصہ اور شعور نہ ہونے كی حالت ميں دی اور وہ بيوی بھی اس كی معترف ہے يا پھر آپ كے پاس كوئی ايسا عادل گواہ ہے جو اس كی گواہی دے كہ طلاق شديد غصہ اور شعور غائب ہونے كی حالت ميں ہوئی تو يہ طلاق واقع نہيں ہوگی.

كيونكہ شرعی دلائل اس پر دلالت كرتے ہيں كہ شديد غصہ ـ جبكہ اس كے ساتھ شعور بھی نہ رہے تو اور عظيم ہے ـ

کی حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوتی.

ان دلائل میں مسند احمد اور ابو داود اور ابن ماجہ کی درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" عقل پر پردہ ہونے کی حالت میں نہ تو طلاق ہے اور نہ ہی آزادی "

اہل علم کی ایک جماعت کا کہنا ہے کہ اغلاق سے مراد اکراہ یا غضب یعنی جبر یا غصہ ہے؛ اس سے وہ شدید غصہ مراد لیتے ہیں، چنانچہ غصہ میں ہونے والے شخص پر اس کے غضب اور غصہ نے اس کے قصد و ارادہ کو بند کر دیا ہے، اور یہ شدت غضب کی بنا پر بالکل اس مجنون اور پاگل اور نشہ میں ہونے والے شخص کی طرح ہے، اس لیے اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی اور اگر اس غیض و غضب کے ساتھ اس کا شعور اور احساس بھی جاتا رہے اور اس سے جو صادر ہو رہا ہے اس پر اس کو ضبط نہ کر سکے تو طلاق واقع نہیں ہوگی.

غصہ والے شخص کی تین حالتیں ہیں:

پہلی حالت:

وہ حالت جس کے ساتھ احساس اور شعور جاتا رہے، تو اسے مجنون اور پاگلوں کے ساتھ ملحق کیا جائیگا، اور سب اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی.

دوسری حالت:

اگرچہ اسے شدید غصہ آئے لیکن وہ احساس و شعور نہ کھوئے، بلکہ اس میں کچھ نہ کچھ احساس اور شعور پایا جائے اور عقل ہو لیکن غصہ شدید ہونے کی بنا پر وہ طلاق دے دے، تو صحیح قول کے مطابق اس کی بھی طلاق واقع نہیں ہوگی.

تیسری حالت:

اس کا غصہ عام ہو شدید نہ ہو، بلکہ سارے غضب کی طرح عام ہو جو لوگوں میں پایا جاتا ہے تو یہ شخص ملجئ نہیں اور سب اہل علم کے ہاں اس کی طلاق واقع نہیں ہوگی " انتہی

ماخوذ از: فتاوی الطلاق جمع و ترتیب ڈاکٹر عبداللہ الطیار و محمد الموسی ( 19 - 21 ).

دوم:

جب آدمی اپنی بیوی کو پہلی یا دوسری طلاق دے تو اس کے لیے عدت کے اندر اندر بیوی سے رجوع کرنا جائز ہے، اور اگر عدت ختم ہو جائے تو وہ اس سے رجوع نہیں کر سکتا لیکن اگر عورت راضی ہو تو نئے مہر کے ساتھ نیا نکاح کر سکتا ہے.

مزید آپ سوال نمبر ( 11798 ) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

آپ کو چاہیے کہ غصہ کی حالت میں اور نہ ہی خوشی و رضا کی حالت میں طلاق کے الفاظ استعمال مت کریں، کیونکہ طلاق اس لیے مشروع نہیں کی گئی کہ آپ اپنے غصہ کو ٹھنڈا کرتے پھریں.

واللہ اعلم .